سوال

(11)وظیفہ یامشاہریاتنخواہ لےکرکسی مسجدکاامام بننایاتنخواہ مشاہروغیرہ دیکرامام مقررکرنا لئ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اس مسئلہ میں کہ وظیفہ یا مشاہر یا تنخواہ لےکر کسی مسجد کا امام بننا یا تنخواہ مشاہر وغیرہ دیکر امام مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟اوراس امام کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں۔اوراگرجائزہے تواس کی کیا دلیل ہے۔اوراگرجائزنہیں تواس کی کیا دلیل ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عہد نبوی میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس نماز پڑھایا کرتے تھے۔پھر خلفاء راشدین بھی حکومت اسلامی میں سلاطین اسلام اس وجہ سے (سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوراسماعیلی کی روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی فتح الباری)کبھی اس امر میں وظیفہ وتنخواہ کی نہ ضرورت پیش آئی اورنہ ہی ذکر ہوا۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے۔توفرمایا کہ میں اورمیرے اہل وعیال میری محنت سے گزراوقات کرتےتھے۔اب چونکہ میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں۔لہذا میں اور میرے اہل وعیال بیت المال سے کھائیں گے۔(صحیح بخاری)اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے مشورے سے آپ کا وظیفہ مقرر کردیا۔(فتح الباری)اس اجماع سے ثاتب ہوکہ انتظام خلافت وامامت میں اگر منتظم کوتنخواہ کی ضرورت وحاجت ہوکہ بناس کے کام نہیں چل سکتا۔ناقص رہتا ہے۔تواس کی تنخواہ مقرر کرنی بھی جائزہے۔اوراگرچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمہ دونوں کام تھے مگرچونکہ دونوں میں افادہ واصلاح اہل اسلام ہے۔اوردونوں امر دینی ہیں۔لہذا دونوں کی علت جامعہ ایک ہے اور حکم بھی ایک کہ اگر کہیں نماز باجماعت کے ی انتظام میں منتظم کووظیفہ وتنخواہ کی ضرورت ہوکہ بلااس کے خوردونوش کا کام نہین چل سکتا یاناقص رہتا ہے۔تواس کا وظیفہ مقرر کرنا بھی جائز ہے اوراگروہ کامل سرمایہ وارہے کہبلا تنخواہ اس کے اوراس کے اہل ووعیال کے خوردونوش وغیرہ ضروریات سب چل سکتے ہیں۔توپھر اس کوتنخواہ لینا جائز نہیں۔رہااس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم توقسم اول میں توکلام نہین کہ جائز ہے۔دوسری قسم کے امام کے پیچھے نماز ایک روایت کے مطابق ہوجائے گی۔مگراس کوامام نہ بنایا جائے۔بحکم حدیث نبوی ﷺ

اجعلوا ائمتکم خیارکم (بیہقی) وفی روایۃان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیو مکم خیارکم

(اخرجہ الحاکم) اوریہ بھی واضح رہے کہ جوامام بلاتنخواہ نماز پڑھائے گا وہ کسی کے دباؤمیں نہ رہے گا۔بحکم حدیث نبوی ﷺ!الامام ضامن(ترمذي وغیرہ)

شرع کے مطابق تعین اوقات نماز وحاضری وغیرہ ہرامر میں وہ مختار ہوگا اوراگر متولیان مسجد کسی کوامام نماز مقرر کرکےاپنے نوکر کی طرح اس کواپنے دباؤمیں رکھیں کہ تبدیل اوقات ایجاز وعدم ایجاز صلوۃ وغیرہ کسی امر مں اس کا دخل نہ ہوہر وقت یا علاوہ وقت نماز کے بھی اس کی حاضری ضروری ہویاخدمت مسجد یاحفاظت ودرس تدریس وغیرہ بھی اس کے زمہ

لازم ہو تو وہ صرف امام ہی نہیں بلکہ مزدور ہے۔ اور بحکم حدیث نبوی ﷺ اعطوا الاجیر اجرہ (سنن ابن ماجہ مسند ابو یعلیٰ) اس کی تنخواہ واجب ہے۔ واللہ اعلم ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی 22 رمضان 61ء اخبار محمدی دہلی جلد 19 نمبر 2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 95-97

محدث فتویٰ